



کیا مسلمان دوسری تہذیبوں سے استفادہ کر سکتے ہیں؟

(Dr. Muhammad Javed, Dubai)

عصر حاضر میں مسلمان معاشروں کی سیاسی، معاشی اور تعلیمی زوال کی وجہ یہ ہے کہ انہوں بدلتے ہوئے دور کے تقاضوں سے روگردانی کی، رجعت پسندی اور تنگ نظری کے رویوں کی بنیاد پہ دیگر اقوام اور معاشروں کے تجربات سے استفادہ کرنے میں کوتاہی اور غفلت نے انہیں کنویں کا مینڈک بنا دیا ہے، پیغمبر اسلام ﷺ کے دئیے گئے (خدا ما صفا ودع ما کدر) ہر اچھی چیز لے لو اور بری ترک کر دو کے اصول کو اختیار کر کے آج بھی دیگر تہذیبوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے اور عصری تقاضوں سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کر کے معاشی، و سیاسی زوال سے نکلا جا سکتا ہے۔

تاریخ کے دریچوں میں جہانکتے ہیں تو تہذیبوں اور تمدنوں کے

عروج وزوال کا ایک طویل سلسلہ نظر آتا ہے، انسانی دنیا نے

موجودہ عقلی اور تہذیبی مقام پہ پہنچنے تک کئی صدیاں

جدوجہد کی، ایک زمانہ وہ تھا جب یونانی اور رومی تہذیبوں

کا شرق و غرب پہ طوطی بولتا تھا، کرہ ارض پہ بسنے والی

قومیں انہیں تہذیبی اور تمدنی اور فوجی قوت کے اعتبار سے

اپنے سے برتر مانتی تھیں۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ

تہذیبیں رجعت پسندی اور تعصبات کا شکار ہو کر زوال پذیر

ہو گئیں، انسانی تاریخ کا ایک باب اسلامی تاریخ بھی ہے،

جب جزیرہ عرب سے ایک نئی اور جاندار فکر نے کروٹ لی اور رفتہ رفتہ پورے دنیائے عالم کو اس سے متاثر کیا۔ سیاسی غلبہ قائم کیا لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ سیاسی، معاشی تغلب ختم ہو گیا اور اس کی جگہ دیگر اقوام نے لے لی۔

دراصل عرب سے نمودار ہونے والی اسلامی فکر انسانی دنیا کی عقلی اور علمی ترقی کو آگے بڑھانے کے لئے ایک اہم تقاضہ تھی، کیونکہ اس وقت پوری دنیا فکری اور تہذیبی زوال سے گذر رہی تھی، رومی اور یونانی آپس میں گتھم گتھا تھے، دنیا کا ہر خطہ اپنی خاص فکر کو اوڑھنا بچھونا بنا کر باقی دنیا سے اپنے آپ کو کاٹ چکا تھا، رجعت پسندی نے ہر طرف ڈیرے ڈال رکھے تھے، انسانیت کی اعلیٰ فکر کی بجائے قومیت، قبائلیت اور گروہیت کی بنیاد پہ تقسیم در تقسیم کا عمل معاشروں کو تباہی سے ہمکنار کر رہا تھا، طبقاتی روش نے اکثریتی انسانوں کا جینا دو بھر کر رکھا تھا۔ مذہب، فلسفہ

